المعهد الاسلامی
دار الافتاء
ایڈمنسٹریشن سوسائٹی

بسم الله الرحمن الرحیم

یوم عرفہ۔ روزہ کی فضیلت اور تعیین دن کے اعتبار سے ایک وضاحت

یوم عرفہ یعنی 9 ذی الحجہ جس روز حجاج کرام میدان عرفات میں جمع ہوتے ہیں۔ یہ دن اپنی فضیلت کے اعتبار سے بہت اہم ہے' اس دن روزہ رکھنے کی بہت فضیلت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " وَصِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِىْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِىْ بَعْدَهٗ "۔(صحیح مسلم' عن أبی قتادة' باب إستحباب صیام ثلثة أیام من کل شهر۔الخ' ج: 1' ص: 367' صحیح ابن خزیمه ج: 3' ص: 288' رقم الحدیث: 2087' ایضاً ص: 291' رقم الحدیث: 2099' المعجم الأوسط: 3/45)

یعنی "عرفہ (نویں ذوالحجہ) کا روزہ ایک گزشتہ سال اور ایک آنے والے سال کے (صغیرہ) گناہ کا کفارہ بن جاتا ہے"۔

سوال بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یوم عرفہ وہ دن ہے جس دن حاجی میدان عرفات میں جمع ہوتے ہیں پس ہر شخص اسی دن کا روزہ رکھے خواہ اس کے اپنے ملک میں چاند کی 8 تاریخ ہو یا 9 تاریخ ہو کیونکہ حدیث میں 9 ذی الحجہ کے روزہ کی فضیلت بیان نہیں کی گئی بلکہ یوم عرفہ کے روزہ کا ذکر ہے۔

جواب لیکن یہ نظریہ محل نظر ہے کیونکہ اس صورت میں سب سے پہلے یہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ یوم عرفہ کون سا دن ہوتا ہے؟ اس کا جواب اگر یہ دیا جائے کہ جس دن حاجی میدان عرفات میں جمع ہوتے ہیں تو پھر اگلا سوال یہ ہے کہ حاجی کس دن میدان عرفات میں جمع ہوتے ہیں؟ پھر یہی جواب ہوگا کہ 9 ذوالحجہ کو۔

پس ثابت ہوا کہ یوم عرفہ سے 9 ذی الحجہ ہی مراد ہے۔

اگر پوری دنیا ایک تقویم پر متفق ہو جائے (جو کہ شرعاً غلط اور عقلاً محال ہے) پھر تو یہ مسئلہ درست ہوگا کہ سعودیہ میں جو یوم عرفہ ہے اسی کے مطابق دنیا کے کسی بھی گوشے میں رہنے والا اسی یوم عرفہ کا روزہ رکھے لیکن موجودہ صورتحال میں چونکہ سب کی تقویم الگ ہے پس ایسا کرنا مناسب نہیں اس کی کئی ایک وجوہات ہیں۔

1۔ اگر ہم یوم عرفہ ہی اعتبار کریں جس دن حاجی جمع ہوتے ہیں' خواہ ہمارے ملک میں ذی الحجہ کی کوئی سی بھی تاریخ ہو تو پھر ہم کو چاہئے کہ لیلۃ القدر کی تلاش بھی اسی حساب سے کریں کیونکہ قرآن کریم لیلۃ القدر کو نازل ہوا اور مکہ میں' پس اس صورت میں لیلۃ القدر بھی وہی معتبر ہونی چاہئے جو مکہ والوں کے ہاں ہو لیکن یہاں معاملہ اس کے برعکس ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ لوگ لیلۃ القدر کی تلاش میں مشغول ہوتے ہیں اور ہم یہاں آرام کر رہے ہوتے ہیں کیونکہ ہمارے ملک میں وہ طاق رات نہیں ہوتی۔

2۔ اگر یوم عرفہ کا روزہ اسی دن رکھا جائے جس دن حاجی عرفات میں جمع ہوتے ہیں تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ تمام دنیا کے رہنے والے اس دن اس وقت عرفہ کے روزہ کا اہتمام کر سکیں کیونکہ ہم کو معلوم ہے جس وقت حاجی میدان عرفات میں جمع ہوتے ہیں دنیا کا مغربی حصہ رات کی تاریکی میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے پس وہ لوگ کس طرح موافقت کر سکتے ہیں۔

3۔ موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ کی ترقی کی وجہ سے یہ ممکن ہو گیا ہے کہ ہم ساری دنیا کی معلومات گھر بیٹھے حاصل کر لیں جبکہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ کیفیت حاصل نہ تھی یعنی آج ہمیں یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ دنیا کے کس حصہ میں چاند کی کیا تاریخ ہے لیکن آج سے پہلے یہ ممکن نہ تھا پس آج سے پہلے یعنی عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور عہد صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں دنیا کے دیگر ممالک میں رہنے والے کیسے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ سعودیہ میں یوم عرفہ کس دن ہے یقیناً وہ اپنے ہی حساب سے اس دن کا اہتمام کرتے تھے (اور یہی عمل معتبر ہے)

مؤطا امام مالک میں ہے:" باب هدی من فاته الحج"۔(ص: 235' مطبوعه: ملتان) حدثنی مالك عن نافع عن سليمان بن يسار أن هبار بن الأسود جاء يوم النحر وعمر بن الخطاب ينحر هديه فقال: يا أمير المؤمنين أخطأنا العدة كنا نرى أن هذا اليوم يوم عرفة فقال عمر: إذهب إلى مكة فطف أنت ومن معك وانحروا هديا إن كان معكم ثم احلقوا أو قصروا وارجعوا فإذا كان عام قابل فحجوا واهدوا فمن لم يجد فصيام ثلثة أيام فی الحج وسبعة إذا رجع"۔

ترجمہ: "حدیث بیان کی مجھ سے مالک نے' انہوں نے نافع سے' انہوں نے سلیمان بن یسار سے کہ ھبار بن الاسود (حج کی نیت سے نکلے اور) نحر والے دن آئے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قربانی کر رہے تھے تو ھبار بن اسود نے کہا اے امیر المؤمنین! ہم نے تاریخ کے شمار میں غلطی کی' ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ آج عرفہ کا دن ہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر طواف کرو اور قربانی کرو' اگر تمہارے پاس ہو' پھر سر منڈواؤ اور واپس چلے جاؤ۔ آئندہ سال حج کرنا اور قربانی کرنا جس شخص کو اگر قربانی نہ ملے وہ تین روزے حج کے دنوں میں اور سات روزے واپس آ کر رکھے۔

پس ھبار بن اسود سے یوم عرفہ کی تعیین میں خطا ہو گئی اگر ذرائع ابلاغ کی وہ سہولت میسر ہوتی جو آج ہے تو اس خطا کا امکان بعید تھا۔ (واللہ اعلم)

4۔ اسی طرح اگر یوم عرفہ مکہ والوں کے ہاں کا اعتبار کرنا ٹھہرا تو پھر یوم النحر بھی وہی معتبر ہونا چاہئے جس روز حاجی منیٰ میں قربانیاں کرتے ہیں کیونکہ یہ سنت ابراہیمی ہے اور ابراہیم علیہ السلام نے منیٰ کے مقام پر یوم النحر (10 ذوالحجہ) اپنے فرزند رشید کی قربانی اپنے رب کے حضور پیش کی لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ یوم النحر تمام دنیا کے مسلمان اپنے حساب کے مطابق مناتے ہیں نہ کہ اہل حجاز کے موافق ...... تو ثابت ہوا کہ یوم عرفہ بھی ہر ملک کے اعتبار سے 9 ذوالحجہ ہے۔

آخری بات : یوم عرفہ کی اسی وضاحت کے اختیار کرنے میں اللہ کی رحمت کی وسعت ہے اور پہلے نظریہ کے اختیار کرنے میں اللہ کی رحمت کو تنگ کرنا ہے۔

وصلى الله تعالى وسلم على نبينا محمد خاتم النبيين وعلى آله وأصحابه أجمعين

هذا ما عندنا والله أعلم بالصواب

كتبهٗ خادم القرآن والسنة النبوية المطهرة عليه ألف ألف تحية وسلام۔ محمد افضل الاثری

19 ذی الحج 1429ھ/18 دسمبر 2008ء